ہفتہ وار ریل ٹائمز
2024 فروری 10 ، 3 مارچ
ہفتہ
2 مارچ
ریل ٹائمز
75 سال
اشاعت کا پچھتر واں سال

ریلوے ملازمین کے لئے 75 سال کا ہر لمحہ صفدر اسٹیشن ماسٹر کراچی سٹی کا تاریخی تجربہ ہے

ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کا ریلوے ملازمین کو پنشن کے حصول کے لئے درپیش مشکلات کو دور کرنے کا مطالبہ

(مظہر الزمان کے ساتھ)

جنرل کے طور پر ریلوے کے ہر ملازم کا سفر ایک جیسا نہیں ہوتا۔ کچھ لوگ دفاتر میں فائلیں چلاتے ہیں، کچھ پٹریوں پر گھومتے ہیں اور کچھ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر ہر گزرنے والے مسافر کو دیکھتے ہیں۔ صفدر اسٹیشن ماسٹر کراچی سٹی کے طور پر 75 سال کا تجربہ رکھتے ہیں۔ یہ تجربہ کسی ایک دن کا نہیں بلکہ ہزاروں دنوں کا ہے جو انہوں نے ریلوے کے ایک مصروف اسٹیشن پر گزارے۔ ان کے لئے یہ سفر ایک ملازم کے طور پر شروع ہوا اور ایک ریٹائرڈ افسر کے طور پر ختم ہوا، لیکن درمیان میں جو کچھ ہوا وہ ریلوے کے ہر ملازم کی کہانی ہے۔

صفدر 1958 میں ریلوے میں داخل ہوئے۔ ان کا پہلا کام کراچی سٹی کے ایک چھوٹے سے دفتر میں کلرک کا تھا۔ وہ رجسٹر لکھتے تھے، ٹکٹوں کا حساب رکھتے تھے اور ہر شام اپنے افسر کو رپورٹ دیتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت انہیں معلوم نہیں تھا کہ یہ کام ان کو اسٹیشن ماسٹر بننے میں کیسے مدد دے گا، لیکن بعد میں انہوں نے محسوس کیا کہ ہر کام میں کچھ نہ کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ 1964 میں انہیں ٹکٹ بکنگ کلرک کے عہدے پر ترقی ملی اور 1964 میں وہ اسٹیشن ماسٹر کے دفتر میں کام کرنے لگے۔ اس وقت کراچی سٹی کا اسٹیشن روزانہ سینکڑوں مسافروں کو سنبھالتا تھا اور یہاں سے مال گاڑیاں بھی گزرتی تھیں۔

صفدر کے مطابق ریلوے کا ہر ملازم جو فیلڈ میں کام کرتا ہے وہ ایک الگ دنیا میں رہتا ہے۔ دفتر میں بیٹھا ہوا ملازم فائلوں کی دنیا میں رہتا ہے، لیکن اسٹیشن پر کام کرنے والا ملازم وقت، موسم اور مسافروں کے ساتھ چلتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسٹیشن ماسٹر کو ٹرین کے آنے سے پہلے اور جانے کے بعد تک ذمہ دار سمجھا جاتا ہے، اور اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو سب سے پہلے سوال اسی سے پوچھا جاتا ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ ریلوے میں ترقی صرف عہدہ بدلنے سے نہیں ہوتی، ذمہ داری بدلنے سے ہوتی ہے۔

1959 میں وہ اسٹیشن ماسٹر بنے اور اگلے 11 سال تک اسی عہدے پر کام کرتے رہے۔ یہ وہ وقت تھا جب ریلوے میں مسافروں کی تعداد بڑھ رہی تھی اور اسٹیشن پر ٹکٹ لینے والوں کی لمبی قطاریں لگتی تھیں۔ صفدر کے مطابق اس وقت ٹکٹ بکنگ کلرک، پوائنٹس مین اور گارڈ سب ایک دوسرے کے ساتھ کام کرتے تھے اور اگر کسی ایک کی غلطی ہو جائے تو پورا نظام متاثر ہو جاتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیشن ماسٹر کو ہر ملازم کا کام تھوڑا بہت آنا چاہئے تاکہ وہ فیصلہ کر سکے کہ کون سا کام کتنا وقت لے سکتا ہے۔ یہ بات بظاہر سادہ لگتی ہے لیکن عملی زندگی میں بہت اہم ہے۔

1964 میں ریلوے میں ملازمت کرنے والے ایک ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کے مطابق ریلوے کا ہر ملازم اپنے اندر ایک الگ دنیا لے کر چلتا ہے۔ کسی کے پاس خاندان کی ذمہ داری ہوتی ہے، کسی کے پاس قرض ہوتا ہے، کسی کو بیماری کا خوف ہوتا ہے اور کسی کو ریٹائرمنٹ کے بعد کی فکر ہوتی ہے۔ ان کے مطابق اچھا افسر وہی ہوتا ہے جو ان سب باتوں کو سمجھے اور فیصلہ کرتے وقت ان کا لحاظ رکھے، لیکن ڈیوٹی کو نقصان نہ پہنچنے دے۔ انہوں نے کہا کہ 75 سال میں انہوں نے سینکڑوں ملازمین کو ترقی پاتے، تبادلے ہوتے اور ریٹائرمنٹ لیتے دیکھا ہے۔ ان کے مطابق ریلوے کا ہر ملازم اپنی جگہ ایک کتاب ہے جو اگر لکھی جائے تو بہت کچھ سکھا سکتی ہے۔

صفدر کے مطابق ریلوے میں ترقی کا راستہ کلرک سے شروع ہو کر اسٹیشن ماسٹر تک جاتا ہے اور وہاں سے آگے ڈویژنل افسر تک پہنچتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1964 میں جو لوگ کلرک بھرتی ہوئے تھے وہ 1959 میں اسٹیشن ماسٹر بنے اور 1964 میں ڈویژنل افسر بن گئے۔ یہ سفر تیز نہیں تھا، لیکن مستقل تھا۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے میں جلدی ترقی کرنے والے لوگ وہ ہوتے ہیں جو ہر سطح پر کام سیکھتے ہیں اور کوئی کام چھوٹا سمجھ کر نہیں چھوڑتے۔ صفدر کے مطابق 1964 میں ریلوے میں ملازمت کرنے والے ہر شخص کو اس بات پر فخر ہونا چاہئے کہ وہ قومی ادارے کا حصہ ہے، لیکن فخر کے ساتھ ذمہ داری بھی بڑھتی ہے۔

(مظہر الزمان کے ساتھ)

ریلوے میں ملازمت کرنے والے ہر شخص کی زندگی میں ایک وقت آتا ہے جب وہ سوچتا ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد کیا ہوگا۔ 1964 میں ریلوے میں داخل ہونے والے ایک ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کے مطابق یہ سوال ہر ملازم کے ذہن میں ہوتا ہے، لیکن اس کا جواب اکثر دیر سے ملتا ہے اور کئی بار فائلوں میں گم ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 75 سال کے تجربے کے بعد وہ سمجھتے ہیں کہ ریلوے کو اپنے پرانے ملازمین کے ساتھ براہِ راست رابطہ رکھنا چاہئے تاکہ ریٹائرمنٹ کے وقت کاغذات کا بوجھ کم ہو۔ ان کے مطابق بہت سے ملازمین صرف اس لئے پریشان ہوتے ہیں کہ انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ ان کا کیس کہاں پڑا ہے اور کتنے دن لگیں گے۔

صفدر کے مطابق ریلوے میں ریٹائرمنٹ کے بعد پنشن کا عمل کاغذات کے ایک لمبے سلسلے سے گزرتا ہے جو کبھی کبھی مہینوں اور سالوں تک چلتا رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ریلوے ہر ضلع میں ریٹائرڈ ملازمین کے لئے ایک چھوٹا رابطہ دفتر بنا دے جو فارم بھرنے میں مدد کرے اور ریکارڈ کی نقل فراہم کرے تو بہت سے لوگوں کا وقت بچ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کام بڑا نہیں ہے اور اس پر زیادہ خرچ بھی نہیں آتا، لیکن اس کا فائدہ ہزاروں ملازمین کو پہنچ سکتا ہے۔ صفدر کے مطابق یہ تجویز وہ کئی بار اپنے افسروں کے سامنے رکھ چکے ہیں۔

صفدر کے مطابق ریلوے میں ریٹائرمنٹ کے بعد سب سے بڑا مسئلہ پنشن کا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 75 سال کے تجربے کے بعد وہ سمجھتے ہیں کہ ریلوے کو اپنے پرانے ملازمین کے ساتھ براہِ راست رابطہ رکھنا چاہئے تاکہ ریٹائرمنٹ کے وقت کاغذات کا بوجھ کم ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ کام بڑا نہیں ہے اور اس پر زیادہ خرچ بھی نہیں آتا، لیکن اس کا فائدہ ہزاروں ملازمین کو پہنچ سکتا ہے۔ صفدر کے مطابق یہ تجویز وہ کئی بار اپنے افسروں کے سامنے رکھ چکے ہیں۔

(مظہر الزمان کے ساتھ)

ریلوے میں ملازمت کرنے والے ہر شخص کی زندگی میں ایک وقت آتا ہے جب وہ سوچتا ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد کیا ہوگا۔ 1964 میں ریلوے میں داخل ہونے والے ایک ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کے مطابق یہ سوال ہر ملازم کے ذہن میں ہوتا ہے، لیکن اس کا جواب اکثر دیر سے ملتا ہے اور کئی بار فائلوں میں گم ہو جا